سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP. 9 ایس سی آر

شرافت حسین عبد الرحمٰن شیخ اور دیگران

بنام

ریاست گجرات اور دیگر

22 نومبر 1996

[ایم۔کے۔مکھرجی اور ایس۔پی۔کردوکر، جسٹس صاحبان]

فوجداری قانون:

دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ، 1987۔

دفعہ 15 (2) قواعد کے قاعدہ 15 (3)(b) کے ساتھ پڑھا گیا - اعتراف - ریکارڈنگ - پولیس آفیسر کے ذریعہ - پولیس آفیسر نے اپنے اطمینان کا، قواعد کے قاعدہ 15 (3)(b) کے مطابق سند نہیں دی۔ یا اس کے بعد اعتراف کے رضا کارانہ ہونے کے بارے میں عقیدہ ریکارڈ کیا گیا اور نہ ہی اس نے گواہ کے طور پر جانچ پڑتال کے دوران اپنے اس اطمینان یا عقیدے کے بارے میں گواہی دی - منعقد: ایسا اعتراف ملزم کے خلاف استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔

اپیل کنندگان کو تعزیرات ہند کی دفعہ 120 بی اور 307، 1860 کے ساتھ ساتھ دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ، 1987 کی دفعہ 3 اور 5 اور دھماکہ خیز مواد ایکٹ، 1908 کی دفعہ 4 اور 6 کے تحت قصوروار ٹھہرایا گیا اور سزا سنائی گئی۔ لہذا یہ اپیل۔

استغاثہ کا مقدمہ اپیل کنندگان کی جانب سے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس پی ڈبلیو 6 کے سامنے دیے گئے اعترافی بیانات پر مبنی تھا جو ٹاڈا کی دفعہ 15 کے تحت ریکارڈ کیے گئے تھے۔ نامزد عدالت نے اعترافات کو رضا کارانہ اور درست پایا اور اسی کے مطابق اپیل کنندگان اور ملزمان کے خلاف سزا کا حکم جاری کیا۔ حالانکہ، سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے ٹاڈا کے تحت بنائے گئے قواعد کے قاعدہ 15(3)(بی) کے مطابق کوئی سند نہیں دی، جس میں اعترافی بیان ریکارڈ کیے جانے کے بعد اس کے اطمینان یا یقین کا اظہار کیا گیا ہو۔ انہوں نے اپنے اس اطمینان یا عقیدے کے بارے میں بھی گواہی نہیں دی جب ان سے گواہ کے طور پر پوچھ گچھ کی گئی تھی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

اس حقیقت کے علاوہ کہ پی ڈبلیو 6 نے دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیوں (روک تھام) ایکٹ، 1987 کے تحت بنائے گئے قواعد کے قاعدہ 15 (3) (بی) کے مطابق، اس کے بعد اعتراف جرم کی خود مختاری کے بارے میں اپنے اطمینان یا یقین کے بارے میں کوئی سند نہیں دی، یہ بھی ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ گواہ کے طور پر پوچھ گچھ کے دوران اس نے اپنے اس اطمینان یا یقین کے بارے میں گواہی نہیں دی۔ نتیجتاً، درخواست گزاروں اور ملزمین کی جانب سے مبینہ طور پر کیے گئے اعترافات کو ان کے خلاف لگائے گئے الزامات کو ثابت کرنے کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ [89-سی-ڈی]

چندرن بنام ریاست مدراس، اے آئی آر (1978) ایس سی 1574، پر بھروسہ کیا گیا۔

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 473 آف 1996۔

1995 کے سی۔ٹی۔سی نمبر 7 میں احمد آباد کی نامزد عدالت کے 26-2-96 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزاروں کی طرف سے یو۔آر۔للت اور محترمہ کامنی جیسوال۔

محترمہ ہیمن تیکا واہی کے لئے ڈاکٹر این۔ ایم۔ گھاٹے ، (محترمہ ریکھا پانڈے)۔
جواب دہندگان کے لئے

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

جسٹس ایم کے مکھرجی: احمد آباد کی نامزد عدالت نے چار درخواست گزاروں اور آٹھ دیگر کے خلاف آئی پی سی کی دفعہ 120-بی اور 307، دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ، 1987 (مختصر طور پر ٹاڈا) کی دفعہ 3 اور 5 اور دھماکہ خیز مواد ایکٹ، 1908 کی دفعہ 4 اور 6 کے تحت مقدمہ چلایا۔ ان کے خلاف الزامات یہ تھے کہ انہوں نے احمد آباد شہر میں ہندو برادری کے لوگوں پر بم پھینک کر دہشت کا راج قائم کرنے کی مجرمانہ سازش کی تھی اور مذکورہ سازش کے تحت انہوں نے 27 جنوری 1993 کو سارنگ پور بس اسٹینڈ کے قریب بم پھینکے تھے جس کے نتیجے میں عوام کے کچھ افراد زخمی ہوئے تھے۔ مقدمے کی سماعت آئی پی سی کی دفعہ 120 بی اور ٹاڈا کی دفعہ 3 اور 5 کے تحت تمام اپیل کنندگان کے خلاف، دو اپیل کنندگان کے خلاف آئی پی سی کی دفعہ 307 اور دھماکہ خیز مواد ایکٹ کی دفعہ 4 کے تحت اور دیگر دو اپیل کنندگان کے خلاف دھماکہ خیز مواد ایکٹ کی دفعہ 6 کے تحت اور دیگر آٹھ کو بری کرنے کے حکم کے ساتھ ختم ہوئی۔ ان کی سزاؤں اور سزاؤں سے ناراض اپیل کنندگان نے ٹاڈا کی دفعہ 19 کے تحت یہ اپیل دائر کی ہے۔

درخواست گزاروں کے خلاف لگائے گئے الزامات کو برقرار رکھنے کے لیے استغاثہ نے اپنا مقدمہ بنیادی طور پر مذکورہ چاروں اپیل کنندگان میں سے ہر ایک کے اعترافی بیانات پر منحصر کیا، جو سی آئی ڈی کرائم برانچ، احمد آباد کے سی آئی ڈی کرائم برانچ کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے سامنے دیے گئے تھے، جو مبینہ طور پر ٹی اے ڈی اے کی دفعہ 15 کے تحت درج کیے گئے تھے۔ نامزد عدالت نے اعترافات کو رضا کارانہ اور درست پایا اور، جیسا کہ انہوں نے ایک دوسرے کی تصدیق کی، اپیل کنندگان کے خلاف متنازعہ فیصلہ سنایا۔

ٹاڈا کی دفعہ 15 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت کسی شخص کی جانب سے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سے کم رینک کے پولیس افسر کے سامنے کیا گیا اعتراف جرم قابل قبول ہے حالانکہ اس میں ضابطہ فوجداری یا انڈین ایویڈنس ایکٹ کی دفعات شامل ہیں۔ اس کی ذیلی دفعہ (2) کو ٹاڈا کے تحت بنائے گئے قواعد کے قاعدہ 15

کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ اس طرح کے اعتراف کو ریکارڈ کرنے کے لئے اپنائے جانے والے طریقہ کار کا تعین کرتا ہے۔قاعدہ 15 کا ذیلی قاعدہ (3)(بی) اعتراف بیان ریکارڈ کرنے والے پولیس افسر کو یہ حکم دیتا ہے کہ وہ اعتراف کے اختتام پر مندرجہ ذیل طریقے سے میمورنڈم پیش کرے:

''میں نے (نام) واضح کیا ہے کہ وہ اعتراف کرنے کا پابند نہیں ہے اور اگر وہ ایسا کرتا ہے تو وہ جو بھی اعتراف کرسکتا ہے اسے اس کے خلاف ثبوت کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے اور میرا ماننا ہے کہ یہ اعتراف رضا کارانہ طور پر کیا گیا تھا۔ یہ میری موجودگی میں لیا گیا اور میرے ذریعہ سنا اور ریکارڈ کیا گیا اور اسے بنانے والے شخص کو پڑھ کرسنایا گیا اور اس نے صحیح ہونے کا اعتراف کیا، اور اس میں اس کے بیان کا مکمل اور سچا بیان شامل ہے۔

ظاہر ہے کہ ان چار اعترافات (اقتباسات 72، 73، 75 اور 76) میں سے کسی میں بھی اس طرح کی یادداشت موجود نہیں ہے۔لہٰذا سوال یہ ہے کہ اس طرح کی یادداشت کی کیا اہمیت ہے اور اس کی عدم موجودگی کا کیا اثر پڑتا ہے۔اس سوال کا جواب اس عدالت نے چندرن بنام ریاست مدراس، اے آئی آر (1970) ایس سی 1574 دفعہ 164 فوجداری طریقہ کار کی ذیلی دفعہ (4) سے نمٹتے ہوئے، میں دیا ہے۔ جس میں مجسٹریٹ کے ذریعہ اعتراف بیان ریکارڈ کرنے میں اختیار کیے جانے والے طریقہ کار کا تعین کیا گیا ہے اور مندرجہ ذیل قاعدہ 15 (3) کے مطابق ہے:

''انہوں نے کہا، 'لیکن قانون کے مطابق ملزم کا اعترافی بیان ریکارڈ کرنے کے بعد مجسٹریٹ کو ریکارڈ پر ایک میمورنڈم شامل کرنا ہوگا جس میں اس بات کی تصدیق کی جائے کہ اس کا ماننا ہے کہ اعتراف جرم رضا کارانہ طور پر کیا گیا تھا۔اعترافی بیان کی ریکارڈنگ کے اختتام پر اس لازمی شرط کی تعمیل کی ضرورت کی وجہ، اعترافی بیان سننے اور اس شخص کے طرز عمل کا مشاہدہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مجسٹریٹ اپنے سامنے کیے گئے اعتراف کی رضامندی کی تصدیق کرنے کے لئے مطلوبہ یادداشت شامل کرنے کی بہترین پوزیشن میں ہے۔اگر مجسٹریٹ پولیس تفتیش کے دوران ملزم کے سامنے پیش کیے گئے کسی ملزم کا اعتراف ریکارڈ کرتا ہے تو ریکارڈ کے سامنے اس کے ذریعے ریکارڈ کیے گئے اعتراف کی رضا کارانہ نوعیت کے بارے

میں اپنے اطمینان یا یقین کی واضح الفاظ میں تصدیق نہیں کرتا ہے، اور نہ ہی زبانی طور پر اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ یہ نقص مقدمے میں ملزم کے خلاف اعتراف جرم کی قبولیت اور استعمال کے لیے مہلک ثابت ہوگا۔

(زور دیا گیا ہے)

اس حقیقت کے علاوہ کہ پی ڈبلیو 6 نے کوئی سرٹیفکیٹ نہیں دیا، پہلے بیان کردہ قاعدہ 15 (3) کے مطابق، اس کے بعد اعترافات کی صداقت کے بارے میں اس کے اطمینان یا یقین کے مطابق، یہ بھی ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ گواہ کی حیثیت سے پوچھ گچھ کے دوران اس نے اپنے اس اطمینان یا عقیدے کے بارے میں گواہی نہیں دی۔ نتیجتاً، اس عدالت کے مذکورہ بالا مشاہدات کے پیش نظر، جس سے ہم مکمل طور پر متفق ہیں، چار اپیل کنندگان کے مبینہ طور پر کیے گئے اعترافات کو ان کے خلاف لگائے گئے الزامات کو ثابت کرنے کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ چونکہ ریکارڈ پر کوئی دوسرا ثبوت نہیں ہے جس سے یہ کہا جا سکے کہ اپیل کنندہ ان جرائم کا قصوروار ہے جن کے لئے ان پر الزام لگایا گیا تھا اور سزا سنائی گئی تھی لہذا اپیل کو کامیاب ہونا چاہئے۔

نتیجے میں ہم اس اپیل کی منظوری دیتے ہیں، اپیل کنندہ کی سزاؤں اور سزاؤں کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور ہدایت کرتے ہیں کہ انہیں فوری طور پر رہا کیا جائے، بشرطیکہ کسی اور معاملے کے سلسلے میں مطلوب نہ ہو۔

وی۔ایس۔ایس

اپیل منظور کی جاتی ہے

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24